سوال

(53)والد کا نافرمان شخص

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص صاحب ہوش اورعیال دار ہے مگراپنے والد کا نافرمان ہے، نہ تواپنی بیوی کو خرچ دیتا ہے اورنہ ہی اپنی اولاد کوپوچھتا ہے بلکہ ان کو تنگ کرتا ہے۔ باپ نے بوجہ شفقت اس کے بال بچوں کے نان نفقہ کوبوجھ اٹھایا ہوا ہے۔ شخص مذکورصوم وصلوۃ کا پابند بھی ہے لیکن والد کا نافرمان ہے، کیا ازروئے شریعت وہ نجات کا مستحق ہے؟ حافظ عبدالمصور ۔امرتسر

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ماں اورباپ کی اطاعت وفرمانبرداری جت تک وہ معصیت الٰہی کا حکم نہ دیں، فرض اورضروری ہے،اوران کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے۔ ’’قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ألا أنبئكم بأكبر الكبائر، قلنا: بلى يارسول اللہ، قال: الإشراك باللہ وعقوق الوالدين،، الحديث (بخاری: كتاب الأدب باب حقوق الوالدين بن الكبائر 77/2) یعنی: اللہ کا شریک ٹھرانا اورماں باپ کی نافرمانی عظیم ترین گناہ ہے،،۔

,, والعقوق: هو إيذاء هما بأى نوع كان من أنواع الأذى، قل أو كثر، نهيا عنه، أو مخالفتهما فيما يأمران أو ينهيان بشرط انتفاء المعصية فى الكل،، (قسطلانی وغیرہ) بیوی،بچوں کا خرچ اوران کی خبر گیری شوہر کے ذمہ ضروری ہے ’’وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن بالمعروف،، (البقرہ: 233) ,, وعاشروهن بالمعروف،، (النساء: 19)، ,, فإمساك بمعروف أو تسريح بإحسان،، (البقرہ: 229)، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: ’’وابدأ بمن تعول، تقول المرأة إما أن تطعمنى، وإما أن تطلقنى، ويقول العبد أطعمنى واستعملنى، ويقول الابن أطعمنى إلى أن تدعنى،، (بخاری: كتاب التنفات باب وجوب النفقة على الأهل والعيال 189/6-219-کتاب التفسير (سورة الممتحنة) باب ان جاءک المؤمنات يبايعنك 62/6.)، پس صورت مسؤلہ میں شخص مذکورحقوق العباد ضائع کرنے یعنی ماں، باپ کی نافرمانی کرنے اور بیوی،بچوں کا خرچ نہ دینے کی وجہ سے بہت بڑا ظالم اورگنہگار ہے۔

وہ مسلمان جوموحد کامل ہے اورجس نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا اورتمام فرائض دینیہ واعمال صالحہ پر آخرتک کاربند رہا،ایسے شخص کے لیے نجات اولی ہے یعنی وہ مرنے کے بعد عذاب قبروعالم برزخ وعذاب قیامت سے محفوظ رہے گا اور بلا خرخشہ ابتداءً جنت میں داخل ہوگا۔ اسی طرح اس مسلمان موحد کےلیے بھی نجات اولی ہے، جس نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے گناہ کاارتکاب کیا،اورنیک عمل میں کوتاہی اورغفلت کی، لیکن صحیح اورسچی توبہ کرکے مرا، ایسا مسلمان بھی ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رہ کر جنت میں داخل ہوگا۔ (بفضل اللہ ورحمتہ)۔

وہ مسلمان موحد جس نے اپنی زندگی میں برے کام کئے اور اللہ تعالی کے حقوق اور انسانوں کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کی، غرض یہ کہ نیک عمل میں غفلت کی اور بغیر سچی توبہ کے مرگیا،، ایسا شخص اللہ تعالی چاہے تو اس کو بغیر کسی قسم کے عذاب میں بتلا کرنے کے ابتداًء جنت میں داخل کردے، یعنی: اس کو بھی نجات اولی حاصل ہوجائے (بفضلہ ورحمتہ) اور اگر چاہے تو گناہوں کی اور اچھے عملوں کے چھوڑنے کی سزا دے کر بہشت میں داخل کرے، خواہ صرف عالم برزخ میں سزا دے اور قیامت کے عذاب سے محفوظ رکھے، یا عالم برزخ اور قیامت دونوں جگہ عذاب میں بتلا کیا جائے، لیکن بہر صورت عذاب کی مدت معینہ ختم ہوجانے کے بعد اس کے لیے بھی نجات یقینی ہے (بفضلہ ورحمتہ).

صورت مسؤلہ میں شخص مذکور مرتکب گناہ کبیرہ ہے، اگر اپنے عمل کی اصلاح کرلے اور سچی توبہ کرکے مرے تو اس کے لیے نجات اولی ہے اور اگر بغیر توبہ کے مرے گا تو اللہ تعالی کی مشیت کے ماتحت ہے۔ اِن شاء عذبہ، واِن شاء غفرلہ (محدث دہلی ج:8 ش:1 ربیع الاول 1359ھ مئی 1940ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 150

محدث فتویٰ